# آہ ! شیخ منظور احمد!

پروفیسر محمد یاسین ظفر
پرنسپل جامعہ سلفیہ

فربہ جسم، درمیانہ قد، کشادہ پیشانی، کھلا چہرہ، روشن وسفید رنگت، پر اعتماد گفتگو، خوش مزاج اور خوش لباس مسکراتی آنکھوں کے ساتھ ہر آنے والے کا استقبال کرنے والے شیخ منظور احمد کا شمار لاہور کے ممتاز تاجروں میں ہوتا تھا۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ بڑے گہرے مراسم تھے۔ اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں کی بنا پر سب کے ہاں یکساں مقبول تھے۔ آپ تاجروں اور صنعت کاروں کے نمائندہ شمار ہوتے تھے۔ جبکہ دینی اور جماعتی حلقوں میں اضا کارانہ خدمت سرانجام دیتے تھے۔ فلاحی اور رفاہی تنظیموں کی سرپرستی کرتے تھے۔ مرکز اہل حدیث لارنس روڈ کے خدام میں سے تھے۔ اپنی تجارتی اور کاروباری مصروفیات کو ترک کر کے دینی مجالس میں شرکت کرتے۔

میرا شیخ منظور احمد کے ساتھ تعلق اور شناسائی کا عرصہ بہت مختصر ہے۔ مگر جب بھی ملتے اس قدر محبت اور اپنائیت کا اظہار کرتے کہ گمان ہوتا کہ یہ تعلق برسوں پر محیط ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے پروگراموں میں ملاقات ہوتی تو بڑی ہمدردی سے حال احوال دریافت کرتے۔ بچوں کے بارے میں استفسار کرتے۔ اگر کبھی ملاقات میں وقفہ زیادہ ہو جاتا۔ تو فون پر خیریت معلوم کرتے۔ تکلف سے کام نہ لیتے۔ مگر اپنی شایان شان مہمان نوازی ضرور کرتے۔ عرصہ ہوا کسی ضروری مشورے کے لیے میں رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمن اور برادرم مولانا محمد یونس بٹ صاحب انکے دفتر واقع لارنس روڈ حاضر ہوئے۔ بڑی خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔ اور دوپہر کا کھانا گھر سے منگوایا۔ تمام مصروفیات ترک کر کے مسائل سنے۔ اور مفید مشوروں سے نوازا۔

شیخ منظور احمد اور مرکزی جمعیت اہل حدیث لازم وملزوم تھے۔ مرکزی مجلس شوریٰ۔ مجلس عاملہ اور کابینہ کے رکن تھے۔ اور تمام اجلاسوں میں شریک ہوتے۔ اور اپنی ذمہ داری باحسن طریق ادا کرتے تھے۔

یوں تو شیخ صاحب مرحوم میں بہت خوبیاں تھیں۔ علماء مشائخ کے ساتھ ان کی محبت اور تعلق ایسی خوبی تھی جو کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس مثالی تعلق کو ہمیشہ تازہ دم رکھتے۔ خصوصاً رمضان المبارک میں ایک بڑی افطاری کا اہتمام کرتے تھے۔ جس میں اکثریت علماء کرام کی ہوتی۔ اور بذات خود فون پر دعوت دیتے۔ اور افطاری میں شرکت کی تلقین کرتے تھے۔

ویسٹ وڈ کالونی کی جامع مسجد علی کے مہتمم تھے۔ کچھ عرصہ قبل رمضان المبارک میں فارغ التحصیل علماء کے لیے تربیتی پروگرام کرتے تھے۔ اور مختلف موضاعات پر ممتاز علماء کرام کے لیکچر کراتے۔ اور تمام شرکاء کے طعام و قیام کا انتظام کرتے تھے۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ نہایت عقیدت کا اظہار کرتے تھے۔ اور اسکے تعلیمی، انتظامی معاملات کی تحسین کرتے تھے۔ جامعہ سلفیہ کی دعوت کو شرف قبولیت بخشتے تھے۔ تقریب بخاری ہو یا کوئی اہم پروگرام لازمی شرکت کرتے۔ جامعہ کی پرانی عمارت کی جگہ جب نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تو اس تاریخی تقریب میں شریک ہوئے۔ اسی طرح گذشتہ سال اگست میں جب جامعہ سلفیہ کی جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تو گرمی کے باوجود تشریف لائے۔ اور تعمیر میں تعاون کا یقین دلایا۔

میاں نعیم الرحمٰن صاحب کی علالت کا سن کر افسردہ ہوجاتے۔ دو ہفتے قبل میاں نعیم کی عیادت کے لیے گھر گئے۔ اور کافی دیر تک ہمراہ رہے۔ اور باہمی دلچسپی کے معاملات پر باتیں کرتے رہے۔ اور میاں نعیم کو حوصلہ دیتے رہے۔ کہ انسانی زندگی میں ایسی پریشانیاں آجاتی ہیں۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مگر خود دو ہفتے بعد رحلت فرما گئے۔

اپنی وفات سے تقریباً چار دن قبل فون پر رابطہ کیا۔ اور بعض ضروری کام میرے ذمہ لگائے۔ اسے جلد مکمل کرنے کی تلقین بھی کی۔ جامعہ کے احوال بھی دریافت کیے۔ اور ملاقات کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ چار دن بعد شام کے وقت جناب مسعود صاحب کا فون آیا۔ اور فرمانے لگے کہ میں شیخ منظور احمد کے دفتر سے بات کر رہا ہوں۔ میں نے سوچا یہ کام کے بارے میں دریافت کریں گے۔ لیکن انہوں نے نہایت افسردہ اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا کہ ایک بری خبر دینے کے لیے فون کیا ہے۔ کہ شیخ منظور احمد چند لمحات قبل حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچی بات یہ کہ خبر سن کر بڑا دھچکا لگا کہ انسان کس قدر کمزور ہے۔ اور موت کس قدر اٹل ہے کہ ایک لمحہ کی فرصت نہیں ملتی۔ دفتر سے گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ کہ سینے میں تکلیف محسوس ہوئی۔ ہسپتال لے جائے گئے۔ مگر چند لمحوں میں انہوں نے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔

دوسرے روز دو بجے نماز جنازہ ویسٹ وڈ کالونی ٹھوکر نیاز بیگ میں ادا کی گئی۔ جس میں لاتعداد علماء مشائخ کے علاوہ تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ امامت کے فرائض پروفیسر مولانا ثناء اللہ خاں صاحب نے سرانجام دیئے۔

جامعہ سلفیہ سے شیخ الحدیث مولانا حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، مولانا مفتی عبدالحنان زاہد و راقم نے شرکت کی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ ان کی دینی جماعتی فلاحی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔